مدیر کے نام

مولانا ایاز احمد 'چارسدہ

'دہشت گردی کے خلاف ـــــ کس کی جنگ؟' (جون ۲۰۰۸ء) میں آپ نے امریکی حکومت کے ناپاک عزائم کو بہت تفصیل سے واضح فرمایا ہے۔ موجودہ حکومت کو قوم نے ووٹ اس لیے دیا تھا کہ ہمیں امریکی حملوں سے نجات ملے گی لیکن افسوس کہ امریکا نے ایک بار پھر مہمند ایجنسی پر حملہ کیا اور سرکاری اہلکاروں کے ساتھ ساتھ بے گناہ اور نہتے لوگوں پر بھی بم باری کی جس میں کئی لوگ شہید اور زخمی ہوگئے۔ یہ سلسلہ پتا نہیں کب تک رہے گا۔ ایک ایٹمی طاقت کے عوام کتنے غیر محفوظ اور بے آسرا ہیں۔ موجودہ حکمران بھی صدر مشرف اور اُن کے رفقا کے طریقے پر عمل پیرا ہیں۔ ملک میں بدامنی اور مہنگائی ہے، لوگ نانِ جویں کے لیے ترس رہے ہیں اور حکمران ہیں کہ خوابِ خرگوش کے مزے لوٹ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کی حفاظت فرمائے۔ ضرورت ہے کہ پوری قوم اجتماعی توبہ کرے، اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور اس کی نافرمانی اور سرکشی کی روش ترک کر کے مکمل بندگی و اطاعت اختیار کرے۔

عبدالمتین اخوندزادہ 'کوئٹہ

جون کا ترجمان القرآن ظاہری حُسن کے ساتھ باطنی حُسن و مقصدیت بھی لیے ہوئے ہے۔ 'اشارات' اور 'شذرات' کے ساتھ ساتھ 'قرآن کی دعوت کا مخاطب، قلب' اچھی تذکیر ہے۔ انسانی خدمت کے وسیع تصور میں نبی اکرمؐ کے اسوۂ حسنہ کے ساتھ اسلامی اداروں کے خدمت کے مستحکم نیٹ ورک کا تعارف و جائزہ بھی آنا چاہیے، خاص کر حماس، حزب اللہ اور ترکی کا تذکرہ۔ مختصر لباسی پر ڈاکٹر لیونڈ کیتا لیف کا مضمون مختصر ہونے کے باوجود اس شمارے کی جان ہے۔ یہ مغرب کے گھر کی گواہی ہے۔ سلیم منصور خالد کی اچھی کاوش ہے۔

شمس الرحمٰن عثمانی 'ہزارہ

ارضِ فلسطین، لبنان، شام، اسرائیل اور عرب دنیا کی تازہ ترین صورت حال اور مستقبل کے امکانات پر محترم عبدالغفار عزیز نے چشم کشا تجزیہ پیش کیا (جون ۲۰۰۸ء)۔ میں ان کے لیے دعاگو ہوں کہ وہ اُمت کو بصائر و عبر سے آگاہ کرتے رہیں۔

عرفان منور گیلانی 'ڈنمارک

'مختصر لباسی کی تباہ کاری' (جون ۲۰۰۸ء) اگرچہ ایک مغربی محقق کا مضمون ہے، غور و فکر کا تقاضا کرتا

ہے۔ کیا وجہ ہے کہ اس کے باوجود مغرب اپنی عریانی سے باز نہیں آتا۔ دوسری طرف مسلم معاشرے، جن کی اسی روسی محقق نے تعریف کی ہے، جانتے بوجھتے اسی عریانی کی طرف دوڑ رہے ہیں۔ عریانی دراصل جھوٹی آزادی کا عنوان ہے۔ ضرورت یہ ہے کہ مسلم معاشروں میں عورت کو اس کا حقیقی مقام دیا جائے جو قرآن وسنت نے اسے دیا ہے۔ وہ رسوم ورواج کے بندھنوں سے آزاد ہو۔ تب اس کے لیے مغرب کی دی ہوئی آزادی (یعنی عریانی) میں کوئی کشش نہ رہے گی، بلکہ مغرب بھی اس طرف آئے گا۔

سمیع اللہ بٹ ، لاہور

'مختصر لباسی کی تباہ کاری' (جون ۲۰۰۸ء) روسی محقق ودانش ور کا دل چسپ اور چشم کشا مضمون ہے۔ مغرب کی ملحدانہ اور زوال پذیر معاشرت کے قابلِ عبرت پہلو پر ایک گھر کا بھیدی مہر تصدیق ثبت کر رہا ہے۔ مسلمان معاشروں کے روشن خیال اور جدیدیت کے علَم بردار طبقے جو مُلاازم اور طالبان کے اسلام' کی آڑ میں اسلامی معاشرت، لباس اور طرزِ زندگی پر آئے روز طنز کرتے یا اس سے وحشت محسوس کرتے ہیں، انھیں اس طرح کی تحقیقات اور اعترافات سے سبق اور عبرت حاصل کرنا چاہیے۔

سیمیں نذیر ، کراچی

'حکمت مودودی' کے تحت 'طاغوت' (مئی ۲۰۰۸ء) میں مولانا مودودیؒ نے آنکھیں کھول کر رکھ دیں، اور ضمیر پر کاری ضرب لگی کہ کوئی شخص مومن ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ طاغوت کا منکر نہ ہو۔ اللہ کرے کہ پاکستان میں بھی سرکشی وطغیان مٹ جائے اور خدا کا قانون نافذ ہوجائے۔ ڈاکٹر فوزیہ ناہید مرحومہ کی زندگی قابلِ رشک ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ کو اللہ نے زندگی کے ہر میدان اور شعبۂ زندگی میں خاص صلاحیتوں وجدوجہد سے ہمکنار کیا۔ تحریر پڑھ کر لگا کہ سمندر کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔ محترمہ قانتہ ذکی بھی داد کی مستحق ہیں کہ انھوں نے مرحومہ کا دل نشیں پیرایے میں نقشہ کھینچا۔ اگر وہ امریکا میں اسلامی تحریک پر مزید لکھیں تو بہت اچھا ہو۔

عبداللہ خضر ، کراچی

مغربی میڈیا کے بارے میں اب بھی یہ تاثر ہے کہ وہ معروضی نقطۂ نظر پیش کرتے ہیں۔ ہم یہ گمان بھی نہیں کرسکتے کہ وہ کس حد تک سفید جھوٹ پر انحصار کرتے ہیں۔ عراق پر امریکی حملے سے پہلے اکتوبر ۱۹۹۰ء میں ایک کویتی لڑکی نیّرہ نے امریکی کانگریسی کمیٹی کے سامنے روتے ہوئے یہ بیان دیا کہ عراقی فوجیوں نے کویتی ہسپتالوں میں معتدلہ (incubators) میں پڑے ہوئے بچوں کو نکال کر باہر پھینک دیا تا کہ وہ مرجائیں۔ یہ چشم دید بیان ایک تعلقات عامہ کی فرم Hill and Knowlton نے خوب اُچھالا اور بڑے بش نے اس کی مدد سے صدام کی ہٹلر سے بھی بدتر تصویر کھینچی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ عراقی قبضے کے دوران نیّرہ کویت گئی ہی نہیں اور نہ کمیٹی کے سامنے یہ حقیقت آئی کہ وہ امریکا میں کویت کے سفیر کی بیٹی ہے۔ جنگ کے بعد کینیڈین براڈکاسٹنگ کارپوریشن نے اس جھوٹ کا پول کھولا جب اس نے برٹش کولمبیا کے ایک پروفیسر کا یہ بیان نقل کیا

کہ وہ دورانِ جنگ کویت کے ہسپتالوں میں گیا ہے۔ وہاں کبھی کسی نے incubators کے اس واقعے کے بارے میں سنا ہی نہیں (کریسنٹ انٹرنیشنل، جون ۲۰۰۸ء)۔ اگر کوئی محنت کرے تو اس طرح کے بے شمار مصدقہ جھوٹوں اور غلط بیانیوں پر پوری کتاب تیار ہوسکتی ہے جن کے سہارے امریکی پالیسی چلتی ہے۔

بیرون ملک قارئین کی توجہ کے لیے

جنوری ۲۰۰۸ء سے رسالے کی قیمت میں ۵ روپے کا اضافہ کیا گیا تھا لیکن بیرونی اڈیشن کی قیمت میں جو بائیبل پیپر پر طبع کیا جا رہا ہے، نہیں کیا گیا تھا۔ جولائی ۲۰۰۸ء سے اس میں بھی کیا جا رہا ہے۔ یہ اب ۴۰ روپے ہوگی۔ نئی شرح سالانہ ذیل میں درج ہے۔

اس کے ساتھ ہی **پانچ سالہ خریداری اور معاون خصوصی** کی پیش کش بھی کی جارہی ہے۔ یہ **ترجمان القرآن** اور اس کے مشن کے ساتھ آپ کا تعاون ہوگا جس کے لیے ہم شکر گزار ہوں گے۔ یہ یقیناً آپ کے لیے باعثِ اجر ہوگا۔ کچھ سہولت اور بچت بھی ہوگی۔ جس کے لیے ممکن ہو وہ ضرور کرے۔ معاون خصوصی کو رسالہ مستقل ملتا رہے گا۔

ملک	سالانہ	پانچ سالہ	معاون خصوصی
بنگلہ دیش، بھارت	1200روپے	5500روپے	400 امریکی ڈالر
ایران، مشرق وسطیٰ، مشرق بعید، یورپ، افریقہ	1500روپے	7000روپے	450امریکی ڈالر
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ	1800روپے	8500روپے	500امریکی ڈالر

پاکستان میں رقم کی ترسیل اپنے کسی رابطے کے ذریعے/ ویسٹرن یونین یا کسی اور ذریعے/ بنک ڈرافٹ کے ذریعے/ یا اکاؤنٹ میں آن لائن جمع کروادیں اور فون/ ای میل/ SMS سے مطلع کردیں۔

Monthly Tarjuman ul Quran
A/c No. 00101957-3, UBL Icchra Br. Lahore.

جنرل مینیجر ماہنامہ ترجمان القرآن، 5-اے، ذیلدار پارک، اچھرہ، لاہور-54600
فون: 7065765 , 042-7587916 موبائل: 0307-4112700